

ماتمی نوحہ

پکاری زینب مضطر میرے حسین او

کھانہ ہو میرے برادر میرے حسین او

نردوپہر میں کہیں ائی ہے فضا ایسی

نرائی شام کوئی شام کربلا جیسی

لٹا نہ ایسا بھرا گھر میرے حسین او

بکھر گئے سر میدان قرآن کے پارے

بھن کے سامنے بھائی جو تم گئے مارے

اب ائے صبر تو کیونکر میرے حسین او

میں جانتی ہوں کہن ہے میرا سفر بھائی

وہ شام و کوفہ کی گلیاں ہیں رہ گزر بھائی

نرہوگا مقنع نہ چادر میرے حسین او

پرائے دیس میں زینب تو ہو گئی تنہا

نرسر پر بھائی کا سایا نہ ساتھ بچوں کا

کھانہ گئے میرے دلبر میرے حسین او

یہی امید کہ خیمے میں پانی پہنچا دوں

بچالوں مشک اگر بازو دونوں کٹوا دوں

نہ دیکھا ایسا دلاور میرے حسین او

جوانہ بیٹا پکارے ضعیف بابا کو

لگی ہے سینے میں برچھی اے بابا جان او

ہے دم کا مہمانیر اکبر میرے حسین او

اٹھا کے ہاتھوں پہ شبیر نے دکھایا ہے

طلب پہ اب کے بدلے میں تیر دکھایا ہے

نہ آیا لوٹ کے اصغر میرے حسین او

گدرتا ہے غم شبیر میں ہی ہر اک دن

ہو غم کی رات یا کوئی خوشی کا ائے دن

برہان دین کے لب پر میرے حسین او

نہیں ہے کوئی دعاء اور اس دعاء کے بعد

برہان دین رہیں شادا اور سدا آباد

ہمیشہ شہ کی مدد پر میرے حسین او

عبد سیدنا طع

عابد حمزہ رشیق